روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۳۹ | بدھ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۲۲ نبوت ۱۳۶۸ہش، ۲۲ نومبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی کارڈ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے پر دو۲ سال قید کی سزا

مکرم ارشد کمال صاحب آف خوشاب کے خلاف ۲۷ دسمبر ۱۹۸۸ء کو تھانہ سٹی خوشاب میں شادی کارڈ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے پر مقدمہ درج ہوا تھا۔ تقریباً گیارہ ماہ مقدمہ زیرِ سماعت رہنے کے بعد ۲۰ نومبر ۱۹۸۹ء کو مقصود احمد مجسٹریٹ جوہر آباد نے ارشد کمال صاحب کو اس جرم میں دو۲ سال قید کی سزا دی ہے۔

(ناظر امورِ عامہ)

اِرشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہارے روحانی حوائج کا حال ہے۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا مُنہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمالِ صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھُولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صد ۲۴۳)

• ۔ محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کے پِتّہ کا اپریشن مورخہ ۲۰ نومبر کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے

• ۔ مکرم حنیف الرحمٰن صاحب سنوری ابن مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری کا آج ۲۲ نومبر کو لندن میں تبدیلی گردہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ ان کے چھوٹے بھائی مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید مربی سلسلہ کا گردہ اپریشن کے ذریعے انہیں لگایا جائے گا۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور دونوں بھائیوں کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

> دُعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے

بیکاری ایک لعنت ہے، اسے جس قدر جلد دُور کر سکتے ہو دُور کرو،

جب تک بیکاری دُور نہ ہو گی جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے

سیّدنا حضرت فضل عمر بے کاری کے نقصانات واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

" میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بے کار مت رہو اور کام کرو۔ اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں۔ بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو اور ایسی عادت نہ ڈالو کہ جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ "تخت یا تختہ" جب تک یہ رُوح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اس طریق پر عمل نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بے کاری کی عادت کو ترک کر دو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔ حقّہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو" (خطبہ جمعہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

" یاد رکھو جس قوم میں بے کاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزّت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزّت حاصل کر سکتی ہے۔ بیکاری ایک وباء کی طرح ہوتی ہے۔ جو شخص بے کار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بیکاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بیکاری ایک لعنت ہے۔ اسے جس قدر جلد ممکن ہو دُور کرنا چاہیئے۔ بے کار مزدوری کو کم کر دیتے ہیں۔ بے کار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ قومی لحاظ سے بھی بے کاروں کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیکاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کریں۔" (خطبہ جمعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء)

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے مانگ کر کھانا ایک لعنت ہے " (خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

" میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں اور وہ دوسروں سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں۔" (خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

" بے کاری ایک لعنت ہے اسے جس قدر جلد دور کر سکتے ہو۔ دور کرو۔ یاد رکھو۔ جب تک بیکاری دور نہیں ہو گی جماعت میں صحیح اخلاق بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔" (الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۶ء)

"ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے۔" (ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲، نبوت ۱۳۶۸ ہش ۲۲، نومبر ۱۹۸۹ء

سزائیں — اور — جزائیں

مقدمے پہ مقدمہ۔ اِس بات پہ مقدمہ اُس بات پہ مقدمہ، اور کوئی بات نہ ہو تو بھی مقدمہ، پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ یہی کچھ ہو رہا ہے۔ ویسے تو احمدیت کے ساتھ شروع ہی سے یہ کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن اب نوعیت میں کسی حد تک —— بلکہ بہت حد تک —— فرق آ گیا ہے۔ اور شدت میں بھی بہت زیادتی ہے۔ اس کے علاوہ تعداد میں بھی۔ اگر تمام احمدی جن پر اس وقت کئی قسم کے مقدمات ہیں ان کی تعداد معلوم کی جائے تو شائد یہ ہزاروں میں ہو۔ اور یہ مقدمے بن بھی رہے ہیں اور کئی سالوں سے چل بھی رہے ہیں۔

لوگ اس سلسلہ میں سزا کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خوب ہؤا ان لوگوں پر مقدمات بنے۔ انہیں پریشانی ہوئی اور ایک رنگ میں سزا ملی۔ ٹھیک ہے دنیا دار لوگ ایسی باتوں کو سزا ہی کا نام دیتے ہیں۔ پریشانی سے ہمیں بھی انکار نہیں اور ضیاع وقت سے بھی۔ لیکن اس سے بڑھ کر یہ مقدمات کچھ بھی نہیں ہیں۔ یہ سزائیں نہیں جزائیں ہیں خدا جانے کس کے کس اچھے کام کے نتیجہ میں کس کس کو یہ جزا مل رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بیٹھے بٹھائے یہ جزا ملنی شروع ہو جاتی ہے اور ان جزاؤں کا اثر تو بہت دُور تک جائے گا۔ خدا نے چاہا تو اب مقدمات میں ملوّث احمدیوں کی نسلیں بھی ان کی برکات سے مستفید بھی ہوں گی اور مستفیض بھی۔

ہمارا ایمان ہے کہ اگر ان مقدمات کو ابتلاء کہا جائے تو یہ ابتلاء ہم سب کی اونچی پرواز کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ایک ذریعہ ہے۔ لوگ سزا کہیں۔ ہم جزا کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

اُوروں کی بات اور ہے میری ہے بات اور
مَیں نے ہر ایک بات پہ پہروں کیا ہے غور
مانگی ہے جب سے فہم و فراست کی مَیں نے بھیک
کتنے بدل گئے مری عقل و خرد کے طوَر

ابوالاقبال

جب سُنا قافلے سوئے لندن چلے شرکت محفل کارواں کیلئے
اپنی محرومیوں پر بہت روئے ہم حسرت دید پیر مغاں کیلئے

اُنکی چاہت تمہارا صلہ بن گیا ۔ اُن کا پیار اپنی خاطر دعا بن گیا
دیکھو ساتھی تمہارا خدا بن گیا تم بنائے گئے آسماں کیلئے

ساتھیو پُر شکستہ کچھ ایسے بھی ہیں۔ ہیں تو اُنکے ہی چاہنے والے جیسے بھی ہیں
اُن سے کہنا تڑپتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں ہم انہیں امتحاں کیلئے

یاد پچھلے برس کی جو آنے لگی۔ دِل پہ بے رحم آرے چلانے لگی
اپنی بیچارگی کو کہو کیا کہوں خوں ہوئی اشک سیلِ رواں کیلئے

ہم تصوّر میں ٹلفورڈ پہنچ جائینگے۔ تیری محفل میں ہم سر کے بَل جائینگے
بٹ رہے ہونگے جب جامِ جاں آفریں ہم بھی لے لینگے تسکینِ جاں کیلئے

زخمِ دِل آج پھر سے ہرا ہوگیا۔ درد حَد سے بڑھا تو دَوا ہوگیا
میرے آقا کے الفاظ مرہم بنے۔ زخمِ دِل سوزشِ جسم وجاں کیلئے

اصغری نورالحق

وقفِ عارضی اِصلاحِ نفس کا ذریعہ ہے

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا

"تحریک وقفِ عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقفِ عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقفِ عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقفِ عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲، فروری ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام کی باتیں

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا،

دو اصل چیز توحید باری ہے۔ لیکن توحید کو سمجھنے توحید کی معرفت حاصل کرنے اور توحید پر قائم ہونے کیلئے نمونوں کی ضرورت ہے اور بہترین نمونہ اور اسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ کیونکہ ہر عقل کو سمجھانے کی ضرورت تھی اسلئے قرآن کریم نے ہر عقل کو مخاطب کیا۔ اور ہر انسان کی سمجھ کے مطابق اسے دلائل بھی دیئے اور اسکی توجہ نشانات کی طرف بھی پھیری بڑے سادہ دماغ والوں اور ان پڑھوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار سے بہت سی سچی خوابیں بھی دکھا دیتا ہے تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ انسان کشوف کے حصول کی قوت اور طاقت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ وہ ہر طور اور طریق سے اپنے بندوں کو یہ سمجھاتا ہے کہ تم صرف میری بندگی اور عبادت کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ ادھر ادھر نہ دیکھنا۔ ورنہ خسارہ اور ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں"

"قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر فرماتے ہیں" ایک دن ملاقاتیں ہو رہی تھیں مجھے دفتر نے اطلاع دی کہ ایک بہت معمر مخلص احمدی آئے ہیں وہ سیڑھی نہیں چڑھ سکتے اور حقیقت یہ تھی کہ یہاں آنا بھی ایک لحاظ سے اُنہوں نے اپنی جان پر ظلم ہی کیا تھا۔ چنانچہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔ میں نے کہا میں نیچے ان کے پاس چلا جاتا ہوں خیر جب میں گیا۔ پتہ نہیں تھا کہ وہ کیوں آئے ہیں مجھے دیکھکر اُنہوں نے کھڑے ہونے کیلئے بڑی مشکل سے زور لگایا تو میں نے کہا کہ نہیں آپ بیٹھے رہیں۔ وہ بہت معمر تھے اُنہوں نے بڑے پیار سے دھوتی کا ایک پلو کھولا اور اسمیں سے دو سو اور کچھ رقم نکالی اور کہنے لگے یہ میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کیلئے لے کر آیا ہوں پیار کا ایک مظاہرہ ہے۔ پس اس قسم کا پیار اور اخلاص اور اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کا یہ جذبہ ہے کہ جتنی بھی توفیق ہے پیش کر دیتے ہیں اس سے ثواب ملتا ہے۔ رقم سے تو نہیں ملتا۔ ★

خدائی نصرت

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آخری ایام میں جسمانی کمزوری کا ذکر کرنے کے بعد فرماتی ہیں:۔

باوجود اس کے آپ کے کاموں میں کبھی سستی یا رکاوٹ نظر نہیں آئی وقت میں اتنی برکت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی کہ اب سوچ کر حیرت ہوتی ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے کے شب و روز تھے یا ۴۸ گھنٹے سے بھی زیادہ تھے۔ دن بھر بیٹھ کر بھی لکھنا اور ٹہل کر بھی لکھنا آپ زیادہ تر تحریر فرماتے اور ٹہلتے جاتے۔ ایک اونچی تپائی پر دوات رکھی رہتی۔ قلم ٹیڑھی نوک کا باریک ہوتا تھا۔ چلتے چلتے ہولڈر بھگو لیتے اور لکھتے رہتے۔ اس میں دوسروں کی بات بھی سننا۔ جواب بھی دینا۔ لوگوں کو دوا دارو بھی دینا۔ اور پھر وہی روانی آپ کا قلم گویا خدائے کریم کے ہاتھ میں تھا۔ کوئی دوسرا ہو تو ذرا سی گڑبڑ میں سب کچھ بھول جائے۔ مضمون ہی خبط ہو جائے۔ مگر وہ تو اللہ تعالیٰ کا نور تھے۔ تمام طاقتیں سب کام وہی اپنے کرم سے کروا رہا تھا۔ پھر ڈاک بھی تمام دیکھنا۔ لنگر کا بوجھ الگ۔ مہمانوں کا فکر الگ کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ کوئی کھانے وغیرہ میں کمی نہ رہ جائے کسی قسم کی کسی کو بے آرامی نہ ہو۔ دوستوں سے ملاقاتیں بھی تھیں۔ کبھی سیر کو باہر بھی جاتے۔ زبانی نصائح اور روحانیت کے خزانے بھی لٹاتے جاتے تھے۔ ہر مجلس میں اتنی مصروفیت کہ اس قدر زیادہ غمِ دینِ حق کا بار کندھوں پر اپنے مشن یعنی جو کام اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا تھا اس کی اہمیت کا اندازہ اس ذمہ داری کا احساس بھلا آپ سے بڑھ کر کس کو ہو سکتا تھا ہر وقت کام اور کام اور کام۔ یقین ہے کہ میں مقرر کردہ ہوں خدائے برتر کا مجھے اس نے اسی خدمت کے لئے بھیجا ہے۔ پھر سوچنا چاہیئے کہ ایک عالم کو نیا عالم بنا دینے کی ذمہ داری جس کے سپرد کر دی گئی۔ اس پر کتنا بار نہ ہوگا۔ باوجود اس ایمان کے کہ میرا مولا ہر قدم پر میرا معین و نصیر ہے۔ پھر بھی جس کو جتنا ایمان و یقین ہو اتنا ہی احساسِ فرض و ذمہ داری بھی زیادہ اور اتنی ہی تڑپ سے لگن ہوتی ہے۔ کہ میرے مولا میرے حبیب۔ میرے مالک میرے خالق کا منشا احسن طریق سے اور کامل طور پر پورا ہو۔ اس پر آپ تھے۔ دل بھی یار میں اور ہاتھ بھی کارِ دوست میں۔ دماغ بھی اسی کے تصور میں۔ اسی کے عشق میں محو۔ پھر بھی اس کے مقرر کردہ حقوق احسن طریق پر بشاشت سے ادا فرماتے۔ بچوں پر شفقت ان کی ناز برداری۔ مہمانوں اور اپنے پروانوں کا جو اپنے گھر بار ترک کر کے اس شمع فروزاں کے گرد جمع تھے ہر وقت ہر صورت خیال رکھنا دیکھنے والوں کو صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کی بخشی ہوئی خاص طاقت کام کر رہی ہے۔

بے نفس مربی

حضرت امام جماعت ثالث نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۹ر جون ۱۹۷۰ء میں فرمایا:

"انسان کو بہترین اشرف المخلوقات بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے اسکو اشرف ہی بننا چاہیئے۔ جسمانی قواء کے لحاظ سے بھی اور روحانی تربیت کے لحاظ سے بھی پس با اخلاق اور روحانی انسان بنا کر مربیوں کو باہر بھیجنا چاہیئے۔ وہاں مربیوں میں سے اس کا اثر ہے جو دعا کرنے والا اور بے نفس ہے۔ اور اس کا اثر ہونا چاہیئے۔ جب ہم نے خدا کی طرف بلانا ہے۔ تو جو خدا سے دور ہوگا وہ خدا کی طرف کیسے بلائے گا۔ خدا کی طرف تو وہی بلا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کا مقرب ہوگا جسکو اس کا قرب حاصل ہوگا۔ جسکو خود اس کا قرب حاصل نہیں وہ دوسرے کو قرب کی راہیں کیسے دکھا سکتا ہے تو مربی کے لئے بنیادی چیز یہ ہے کہ وہ بے نفس ہو۔ غرور اور تکبر اسمیں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کا زندہ تعلق ہو۔ اور یہ قومیں خصوصاً افریقہ کی پیار کی اتنی بھوکی ہیں اور اتنی پیاسی ہیں کہ آپ اسکا اندازہ نہیں کر سکتے"

بڑا صدقہ

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کہتے ہیں۔

"حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ احادیث میں کتاب الزکوٰۃ کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا " اے اللہ کے رسول ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے" آنحضرت صلعم نے فرمایا تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو تو صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے اور فلاں کو اتنا حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا۔ وہ خدا کا ہو ہی چکا ہے۔ یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے۔ سرورِ کائنات صلعم کے اس ارشاد کے مطابق ثواب کے اعتبار سے سب سے بڑا صدقہ وہ ہے جس میں حسبِ ذیل صفات پائی جائیں۔ اول، ایسا صدقہ جو صحت کی حالت میں دیا جائے۔ دوئم، ایسا صدقہ جو اپنے ذاتی اور کسبِ حلال کے رزق سے دیا جائے۔ سوئم۔ ایسا صدقہ جو دینے والے کی جائز ضرورتوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہو۔

چہارم۔ ایسا صدقہ جو مسابقت کی روح کے ساتھ دیا جائے۔

پس اگر کسی صدقے میں یہ چاروں خواص پائے جائیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے بڑا صدقہ کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتابوں کی کتاب

پاکستان ہجرہ کونسل نے ۱۹۸۴ء میں فیصلہ کیا کہ ازمنہ گزشتہ میں مسلمانوں کی لکھی ہوئی اہم سو کتابوں کا خلاصہ تیار کیا جائے۔ کسی ایک شخص کے لئے مختلف علوم پر لکھی ہوئی اتنی کتابوں کا پڑھنا کوئی آسان کام نہیں۔ تعداد بھی زیادہ۔ موضوع بھی مختلف۔ اور کتابیں بھی خاصی حجم والی لیکن اگر سو کتابوں کا خلاصہ تیار کر لیا جائے تو تفصیل نہ سہی ان کتابوں کے متعلق بنیادی باتوں کا علم تو ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر کتاب میں تین باتیں موجود ہوتی ہیں۔ طرز تحریر۔ موضوع۔ اور موضوع کی تفصیل اور لوگ بھی انہی تین باتوں کی بہتری کی وجہ سے کتاب کے لئے داد و تحسین کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر طرز تحریر اور موضوع کی تفصیل کے ذکر کو چھوڑ کر موضوع یا موضوع کی بنیادی شقوں کو پیش کر دیا جائے تو خاصی حد تک قارئین کے علم میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

یہ طریق نہایت موزوں ہے اور مفید بھی۔ چنانچہ اس کام کے لئے کونسل نے ڈاکٹر این اے بلوچ کا انتخاب کیا۔ یہ عالم بھی ہیں دانشور بھی ہیں۔ محقق بھی ہیں۔ ان کے ذمے یہ بات لگائی گئی کہ وہ ایک ہزار سال یعنی آٹھویں صدی سے لیکر اٹھارویں صدی تک مسلمانوں کی مختلف موضوعات پر لکھی ہوئی کتابوں کا خلاصہ پیش کریں۔ یہ کتابیں دانشوروں نے، علماء نے، سائنس دانوں نے اور مختلف علوم کے متعلق مختلف لوگوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر بلوچ نے اس مفوضہ کام کے سلسلے میں ۷۶ مختلف کتابوں کے نوٹس لئے اور یہی وہ نوٹ ہیں جنہیں ترتیب دے کر اب ایک کتاب (بزبان انگریزی) شائع کی گئی ہے۔ اس کا نام انگریزی میں GREAT BOOKS OF ISLAMIC CIVILIZATION یعنی اسلامی تمدن کی عظیم کتابیں رکھا گیا ہے۔ اس کتاب میں مسلمانوں کی مختلف علوم پر لکھی گئی نہایت وقیع کتابوں کے موضوعات نوٹس کی صورت میں پیش کئے گئے ہیں۔ اس میں کوئی نیا علم یا نئی تحقیق تو پیش نہیں کی گئی۔ لیکن یہی بات کیا کم ہے کہ ایک ہزار سال پر پھیلے ہوئے علم کو خلاصے کے طور پر اس صورت میں پیش کر دیا گیا ہے کہ پڑھنے والا ان تمام علوم کے متعلق کسی نہ کسی حد تک واقفیت حاصل کر لے۔ ہر کتاب کے تمام ضروری اجزاء اور ان کی تحریر کا یا آگاہی کا پس منظر پیش کیا گیا ہے۔ اور مصنف کے متعلق بھی ضروری باتیں احاطہ تحریر میں لائی گئی ہیں۔

اس کتاب کو ۱۲ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس کے موضوعات میں مذہب اور اخلاقیات تعلیم اور حصول تعلیم فلسفیانہ افکار سیاسی نظریے۔ حکمت حکمرانی۔ فقہ اور قانون۔ تاریخ اور معاشرہ آسمانی یعنی چاند ستاروں اور فضاء کے علوم۔ جغرافیہ۔ اور ترتیب وار تاریخی واقعات۔ نیچرل سائنس۔ ریاضی کے علوم۔ طبی علوم اور ایسی ہی دیگر باتیں شامل کی گئی ہیں۔ جو لوگ اپنے علم میں اضافہ کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں انہیں طرز تحریر اور موضوع کی تہہ کا دینے والی تفصیلات سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ وہ تھوڑے سے وقت میں یہ جاننا چاہتے ہیں کہ موضوع کیا ہے اس کی ماہیت اور کیفیت کیا ہے۔ جہاں تک علوم کے حصول اور ان کو بڑھاوا دینے کا تعلق ہے اس کے لئے آزادی اظہار اور تحقیق کا شوق نہایت ضروری ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو حصول علم کی ایسی تلقین فرمائی کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں جا کر علم حاصل بھی کرتے رہے اور دوسروں کو بھی اپنے علوم سے بہرہ ور کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک مسلمان دنیا میں علم کے مشعل بردار سمجھے جاتے تھے انہوں نے ایک زبان کا علم دوسری زبان میں بھی ترجمہ کیا۔ اور نئے سے نئے علوم کی بنیاد بھی رکھی۔ کہا جاتا ہے کہ یورپ میں علم اور علم کے حصول کا ذوق عربوں نے پیدا کیا۔ ڈاکٹر بلوچ نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ ۷۶ کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے موضوع۔ ان کے مصنف اور ان کے طرز تحریر سے بھی قارئین کو واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ ایسی کتابیں یقیناً نوجوانوں کے لئے آسانی سے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بن سکتی ہیں۔ اس کتاب کو پاکستان ہجرہ کونسل پی۔ او۔ بکس نمبر ۱۵۰۱ اسلام آباد نے شائع کیا ہے۔ اس کے کل صفحات ۲۳۳ ہیں۔ قیمت درج نہیں کی گئی۔ آپ اوپر دیئے گئے پتہ پر ایک خط لکھ کر کتاب کے متعلق مزید تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔

شذرات

نون۔ سین

امریکہ اور روس کا تعاون

گزشتہ جمعہ کے روز امریکہ اور روس نے کہا کہ وہ ایک نئے دور میں داخل ہوئے ہیں جس کا مقصد آپس کے تعلقات کو بہتر بنانا ہے اور یہ بہتری اقوام متحدہ کو ایک زیادہ موثر ادارہ بنانے کیلئے استعمال کی جائیگی اس عمل کے متعلق امریکہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ جان والٹن اور روس کے ڈپٹی فارن منسٹر فلیڈ میر پیٹروسکی نے کہا ہے کہ اسکو بریک تھرو کا نام دیا جا سکتا ہے یعنی معاملات کے نئے رخ اختیار کرنے کی ابتداء۔ یہ دونوں افراد اقوام متحدہ کے اجلاس کے موقع پر ایک پریس کانفرنس کی مشترکہ صدارت کر رہے تھے۔ لیکن دونوں نے یہ تاثر دیا کہ اس تعاون کے باوجود وہ اپنے اپنے علاقائی پروگراموں میں اپنی شرکت جاری رکھیں گے۔ آپس کے تعاون کے بھرپور اظہار کے لئے دونوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو امن، حفاظت اور عالمی تعاون کیلئے ایک نیا ریزولیوشن پیش کیا۔ دونوں کا باہمی بیان اس بات کا غماز تھا کہ وہ آپس میں مل جل کر کام کرنا چاہتے ہیں ان کا اشارہ اس بیان کی طرف تھا جو روسی وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورنادزے نے اور امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے ویومنگ میں ستمبر کے مہینے میں دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ سیکورٹی کونسل میں متحد ہو کر اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں عمومی رنگ میں ہر جگہ امن قائم ہو جانا چاہئے یہ ریزولیوشن جو کہ اقوام متحدہ میں پیش کیا گیا ہے۔ ایک نئی روح کا حامل ہے اور ایک خوش آئندہ آغاز ہے اس ریزولیوشن کے ذریعے دنیا کی تمام حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ امن عامہ اور عالمی حفاظتی انتظامات کے مضبوط کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔ غیر وابستہ سفارت کاروں نے خاص طور پر امریکہ اور روس کے اس معاہدہ تعاون کی پذیرائی کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے مزید امن کی طرف جانے کی راہیں کھلیں گی پاکستان کے سفیر نسیم احمد نے اس ریزولیوشن کی یہ کہہ کر پذیرائی کی کہ یہ ایک خوش آئندہ ترقی کی طرف قدم ہے اس ریزولیوشن کو تیار کرنے میں کئی ماہ لگے ہیں اور اس سے یقین کیا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ کے ادارے کے اندر تعاون بڑھے گا۔

نواب امیر محمد خان

سید شبیر حسین جو پاکستان کے نامور اور سینئر اخبار نویس ہیں اپنی سرگزشت "میرے گزشتہ روز و شب" میں لکھتے ہیں مغربی پاکستان کے گورنر نواب امیر محمد خان بیک وقت مشفق اور کینہ پرور تھے۔ سادات کا وہ خاص خیال رکھتے تھے بلکہ کئی دفعہ کہتے کہ وہ یعنی اعوان سیدوں کے رشتہ دار ہیں ہم اخبار نویس ان سے کافی پیچھے کھڑے ہوتے مگر جب پیچھے مڑ کر دیکھتے تو صرف سید ہونے کی وجہ سے میرے ساتھ ہاتھ ملانے کو اپنے پاس بلا لیتے میرے ایک قریبی دوست ایک بار پریشانی کی حالت میں نواب صاحب کے پاس گورنر ہاؤس پہنچے تو جو کچھ ہوا اسے سید محسن ترمذی صاحب کے اپنے الفاظ میں بیان کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔

ترمذی صاحب بڑے دبنگ قسم کے سیشن جج تھے۔ میرے ان کے ساتھ ۱۹۵۰ء سے تعلقات تھے جب وہ اور میرے گرائیں عطاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریشی صاحب دونوں لاہور میں سول جج تھے اور میں ملٹری گزٹ میں رپورٹر تھا۔ ترمذی صاحب کچھ عرصہ ڈسٹرکٹ ری ہیبلیٹیشن افسر بھی رہے۔ بعد میں جب وہ سیشن جج ہوئے تو جسٹس ایس۔ اے رحمٰن مغربی پاکستان کے چیف جسٹس تھے۔ ترمذی صاحب ڈسٹرکٹ ری ہیبلیٹیشن افسر کی حیثیت سے بھی رحمان صاحب کے ماتحت رہ چکے تھے۔ جبکہ جج صاحب کسٹوڈین کے عہدے پر فائز تھے۔ شائد اسوقت سے کوئی اختلاف رائے تھا۔ جسکی بنا پر ترمذی صاحب بطور سیشن جج کسی مصیبت کا شکار تھے۔ ترمذی صاحب انٹرویو لیکر جب گورنر ہاوس نواب صاحب کے سامنے پہنچے تو کہنے لگے۔ حضور فاطمہ زادہ آپ کے عہد میں ظلم کا تختہ مشق بنا ہوا ہے یہ سن کر نواب صاحب کی آنکھوں میں خون اتر آیا وہ گورنر اور فاطمہ زادہ زیر عتاب۔ یہ انکی تاب سے باہر تھا۔ بولے کیا بات ہے بتاؤ۔ کھل کر بتاؤ۔ ترمذی صاحب نے مجھے بتایا کہ پوری بات سننے کے بعد نواب امیر محمد خان نے صدر ایوب کے پاس چیف جسٹس کے بارے میں ایسی رپورٹ بھیجی کہ ترمذی صاحب سے تمام مصیبت ٹل گئی۔ ترمذی صاحب خو بھی دوستوں کے دوست تھے پکے شیعہ مگر یہ جانتے ہوئے کہ میں نہ شیعہ ہوں نہ سنی اور علامہ مشرقی کی تعلیمات کے زیر اثر ان جھمیلوں سے اکثر الگ رہتا ہوں ان کو مجھ سے بہت لگاؤ تھا۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ میں نے اپنے بڑے بیٹے کا نام مجاہد رکھا ہے تو بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے میرے بڑے بیٹے کا نام بھی مجاہد ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ میں پریکٹس شروع کی اور ایک دن ایک تقریب میں بیٹھے بیٹھے اللہ کو پیارے ہو گئے مجھے بتایا گیا کہ آخری وقت میں بھی انہوں نے اپنے چہرے پر دکھ یا تکلیف کے آثار نہ پیدا ہونے دیئے۔

(قومی ڈائجسٹ کے اکتوبر نومبر ۱۹۷۹ء کے شمارے سے قومی ڈائجسٹ کے شکریے کیساتھ)

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو

میاں محمد ابراہیم

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان پہنچتے ہی بھارت کے کپتان سری کانت نے کہا تھا کہ پاکستان پوری فارم میں ہے۔ اس نے حال ہی میں شارجہ اور نہرو کپ جیت کر دنیائے کرکٹ میں اپنا مقام بنا لیا ہے۔ ہماری ٹیم نئی اور ناتجربہ کار ہے۔ حتمی طور پر جیتنے کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تاہم مقابلہ کرنے کی کوشش ضرور کریں گے۔ سری کانت کی ٹیم میں امرناتھ اور وینگسارکر بھی البتہ شامل نہ تھے (جو بھارت کی بیٹنگ کے ستون ہیں) اس لئے کرکٹ کے ماہرین نے ان کی کامیابی کے امکان کو محدود کر رکھا تھا۔ پہلی اننگز میں وہ پاکستان سے کافی پیچھے رہ گئے۔ یہانتک کہ ایک مرحلہ پر امید تھی کہ ہم انہیں جلد آؤٹ کر کے "فالو آن" پر مجبور کر دیں گے۔ لیکن بھارت کے کھلاڑیوں نے ہماری دال گلنے نہ دی۔ بھارت کے پاس سوائے کپل دیو کے (جسے اس کی آل راؤنڈ کارکردگی کی وجہ سے مین آف دی میچ قرار دیا گیا) کوئی اور معیاری باؤلر بھی نہیں اور تیز گیند پھینکنے کی اہلیت رکھنے والے باؤلر ہم ہی مقصود ہوتے ہیں۔ دراصل تیز باؤلنگ کا ہی ایک وہ شعبہ ہے جس میں ہمیں بھارت پر بنیادی برتری حاصل ہے۔ دوسری اننگز میں بدقسمتی سے وقار یونس کے "ان فٹ" ہونے کی وجہ سے ہمیں صرف تین باؤلروں بشمولیت لیگ سپنر عبد القادر پر انحصار کرنا پڑا۔ پھر کراچی کی وکٹ بھی بلے بازوں کے لئے سازگار ہونے کی شہرت رکھتی ہے۔ سلیم یوسف اور سلیم ملک نے دوسری اننگز کے ابتدائی مرحلہ پر دو آسان کیچ بھی چھوڑ دیئے اور اسطرح بھارت کے بلے بازوں کو اپنے جوہر دکھلانے کا موقع مل گیا۔ یہانتک کہ سدھو کے علاوہ جو ایک تیز اور جارحانہ انداز میں کھیلنے کی شہرت رکھتے ہیں۔ موقع کے مطابق احتیاط اور ذمہ داری سے کھیلنے کی وجہ سے منجریکر کو بھی سینچری بنانے کا امتیاز حاصل ہو گیا۔ دراصل مقصدیت اور انہماک دو ایسے اوصاف ہیں۔ جو بھارت کے کھلاڑیوں کا انفرادی نشان بن رہے ہیں۔ ہمارے کھلاڑیوں کے برعکس جو دو چار سٹروکز لگانے کے بعد۔ بال کو زور سے ہٹ کرنے کی خواہش پر قابو نہیں پا سکتے، بھارتی کھلاڑی احتیاط سے کھیلتے ہیں۔ اور ان کے سامنے جو ہدف ہو۔ اس کو سامنے رکھ کر۔ موقع کے مطابق آہستہ یا تیز سکور کرتے ہیں۔ تحمل اور استقلال ان کی بیٹنگ کے دو بنیادی اصول ہیں۔ جن پر کاربند رہ کر انہوں نے پہلا ٹیسٹ برابر کر لیا۔ اندریں حالات خاکسار کے نزدیک۔ پاکستان کو اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ بھارتی ٹیم خاصی مضبوط ہے۔ اور اسے ہرانا آسان نہیں۔ اس لئے آئندہ مقابلوں میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کرنا ہو گا۔ ہر کھلاڑی کو پوری ذمہ داری سے کھیلنا ہو گا۔ ٹیم کی ضرورت کے مطابق۔ ٹیم کی خاطر۔ اسطرح اپنی فیلڈنگ کو بھی بہتر اور مثالی بنانا ہو گا۔ اور اس سیریز کو جو اب اگلے دور میں شامل ہو رہی ہے۔ بہرصورت جیتنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں کے لئے شکست کھانا۔ باوجود سیاسی لحاظ سے نسبتاً بہتری آ جانے کے۔ قابل برداشت ہی نہیں ہوتا۔ بھارت تو پاکستان سے ہار کر جائے۔ تو ہارنے والی ٹیم کا کپتان تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ کپل دیو۔ شاستری نے کپتانی اسی وجہ سے گنوائی تھی۔

سری کانت کو بھی اسی کا خدشہ لاحق ہو گا۔ پاکستان میں بھی ایک وقت تک یہی دستور رہا۔ لیکن اب عمران کی وجاہت۔ خدانخواستہ اگر ہم کامیاب نہ بھی ہوئے۔ اس ناروا سلوک کے راستہ میں جب تک عمران ڈیاٹو ہونے کا اعلان نہیں کرتے۔ حائل ہوتی رہے گی۔

قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے۔ جسکی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔

یہ دنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے۔

شکر کا استعمال

بہت زیادہ شکر کا استعمال اچھا نہیں۔ اس سے نہ صرف دانت خراب ہوتے ہیں یا موٹاپا آجاتا ہے بلکہ زیادہ شکر کے استعمال سے ہمارے جسم میں پہلے سے موجود حیاتین یا پروٹین کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس بارے میں بہت تحقیق ہوئی ہے اور یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ زیادہ شکر ہمارے جسم کی حیاتین کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتی ہے۔ اگر ایک ٹیسٹ ٹیوب میں حیاتین کے ساتھ شکر کا محلول ڈالا جائے تو یہ شکر حیاتین سے چمٹ جاتی ہے اور اس کے خلیوں کی پوری ساخت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح جب زیادہ شکر ہمارے خون میں پہنچ جائے تو حیاتین آپس میں چمٹ جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ہماری آنکھ کے قدرتی لینز میں پروٹین کے خلیے دھندلا جاتے ہیں اور موتیا کی بیماری ہوجاتی ہے۔ خاص طور سے ذیابیطس کے مریضوں کی آنکھیں اسی طرح متاثر ہوتی ہیں۔ اس سے پہلے خیال کیا جاتا تھا کہ شکر کی وجہ سے جن حیاتین کو نقصان پہنچتا ہے ان کی جگہ نئی حیاتین بن جاتی ہیں مگر تازہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ جسم کی بعض حیاتین طویل عرصے رہتی ہیں اور اگر انہیں ایک بار نقصان پہنچ جائے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ ہاں ایک علاج ضرور ہے اور وہ ہے پرہیز۔ جہاں تک ممکن ہو میٹھی چیزیں نہ کھائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

میاں سلیم شاہجہانپوری

ڈاکٹر عبدالقدوس

خاکسار کچھ عرصہ کے بعد کراچی سے نواب شاہ گیا ہوا تھا اور اپنے مکان واقع فیملی کوارٹرز میں مقیم تھا۔ روزانہ کا معمول تھا۔ آٹھ نو بجے تک ناشتہ کر کے گھر سے نکل جاتا اور چند قدم کے فاصلہ پر واقع ڈاکٹر صاحب کے کلینک "شفاء میڈیکو" واقع مارکیٹ روڈ پر پہنچ جاتا۔ ڈاکٹر صاحب خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہتے اور اپنے قریب کرسی پر بٹھا لیتے۔ کچھ دیر گفتگو ہوتی پھر مریضوں کا تانتا لگ جاتا اور ڈاکٹر صاحب کبھی اندر اور کبھی باہر آتے اور باری باری مریضوں کی نبض دیکھ کر دوا تجویز کرتے کسی کو انجکشن لگاتے اور کسی کو دوائیں استعمال کرنے کی ترکیب سمجھاتے۔ میں اس دوران اخبارات پڑھتا رہتا پھر اجازت لے کر آگے چلا جاتا اور دیگر احباب سے ملاقات کرتا ہوا ایک بجے محمود ہال پہنچ جاتا جہاں ڈاکٹر صاحب بھی مریضوں سے فارغ ہو کر بلا ناغہ پہنچ جاتے تھے اور ہم نماز باجماعت ادا کرتے۔

۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعرات میں حسب معمول گھر سے نکلا اور سیدھا ڈاکٹر صاحب کے کلینک پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب مریضوں میں گھرے ہوئے تھے۔ مجھے آج اپنی پنشن کا بل بنوانے خزانہ کے دفتر جانا تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے مل کر اور تھوڑی دیر بیٹھ کر اجازت طلب کی اور آگے بڑھ گیا۔ دفتر خزانہ سے جلد فراغت ہو گئی۔ واپسی پر چکرہ بازار میں سیٹھ محمد یوسف صاحب کی دوکان پر کچھ دیر بیٹھا پھر لیاقت مارکیٹ میں خان غلام محمد خان کی دکان پر پہنچا۔ اب ایک بج رہا تھا۔ خیال تھا کہ محمود ہال جا کر نماز ظہر کی تیاری کروں کہ خان صاحب کے پڑوسی دوکاندار نے سرگوشی کے عالم میں دریافت کیا کہ آپ کو ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب کے بارے میں کوئی اطلاع ملی۔ سنتے ہیں کہ کوئی شخص ان کو گولی مار کر فرار ہو گیا۔ خاں صاحب نے اپنے ملازم کو بھیجا تو اس نے واپسی پر جو خبر سنائی اس نے ہم دونوں کو غم کے اتھاہ سمندر میں غرق کر دیا۔ ملازم نے بتایا کہ جس جگہ ڈاکٹر صاحب کو گولی ماری گئی۔ وہاں بہت سا خون پڑا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب کو زخمی حالت میں ایدھی سنٹر والے اپنی ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال لے گئے ہیں۔ خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ سیدھے گھر جائیں اور نماز ظہر گھر ہی پر ادا کر لیں۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے راستے ہی میں دم توڑ دیا اور ان کے بیٹے ان کی نعش کو گھر لے گئے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کے گھر پہنچا۔ وہاں اس عرصہ میں کافی دوست پہنچ چکے تھے اور مغرب تک کنڈیارو، مورو۔ قاضی احمد۔ سکرنڈ۔ باندھی شہداد پور اور سانگھڑ تک کے لوگ جمع ہو گئے۔ بعد نماز مغرب و عشاء مربی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ان کے صاحبزادگان ان کی میت سپر ایکسپریس سے ربوہ لے گئے جہاں بعد نماز عصر۔ بروز جمعۃ المبارک نماز جنازہ ہوئی اور ڈاکٹر صاحب کے جسد خاکی کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

بعد میں جو تفصیلات معلوم ہوئیں وہ یہ ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا ایک قریبی پڑوسی دوکاندار جو آٹے کی چکی کا مالک ہے وہ بیمار تھا۔ اس نے اپنے لڑکے کو ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجا۔ ڈاکٹر صاحب اس مریض کو دیکھنے گئے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس مریض کو شدید بخار ہے لہذا ڈاکٹر صاحب واپس آئے اور اپنے کلینک سے انجکشن اور سرنج اور دیگر ادویہ جو گولیوں اور مکسچر کی صورت میں تھیں، لے کر روانہ ہوئے اور جب ایک گلی مڑنے لگے تو کسی نامعلوم شخص نے پشت پر فائر کر کے ڈاکٹر صاحب کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ ڈاکٹر صاحب سڑک پر گر پڑے اور ان کے بدن سے کافی خون نکل کر سڑک پر پھیل گیا ظالم نے ایسا تاک کر نشانہ لگایا تھا کہ گولیاں دل و جگر کو زخمی کرتی ہوئی دوسری جانب سے باہر نکل گئیں۔ نامعلوم قاتل بھاگ گیا اور گلیوں میں جا کر روپوش ہو گیا۔ بازار کے لوگوں نے ایدھی سنٹر والوں کو فون کیا تو انکی ایمبولینس آگئی اور ڈاکٹر صاحب کو ہسپتال لے گئی۔ زخم اتنے مہلک اور خون اتنی مقدار میں خارج ہو گیا تھا کہ ہسپتال پہنچتے پہنچتے روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

ڈاکٹر صاحب تقسیم برصغیر سے پیشتر سندھ میں آگئے تھے اور ایک عرصہ تک سندھ میں سلسلہ کی اراضیات پر علاج معالجہ کا کام کرتے رہے تقسیم برصغیر کے بعد آپ نواب شاہ میں مستقل طور سے سکونت پذیر ہو گئے اور دکھی انسانیت کی خدمت میں منہمک ہو گئے۔ چونکہ لمبا عرصہ سندھ میں رہے اس لئے یہاں کے شہری اور دیہاتی سندھی بھائیوں کے مزاج شناس ہو گئے تھے اور لوگ جوق در جوق آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے اور بعض اوقات آپ کے کلینک میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہتی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفاء رکھی تھی۔ وہ اپنے مریضوں کی صحتیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔ سندھی زبان روانی سے بولتے تھے اور ٹھیٹھ دیہاتیوں کی زبان بھی سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو توکل کا اعلیٰ مقام عطا فرمایا تھا۔ لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملتے اور مولا کی رضا پر ہمیشہ راضی رہتے۔ آپ کی شریکِ حیات پر فالج کا حملہ ہوا اور وہ عرصہ تک صاحب فراش رہیں۔ ان کے علاج معالجہ اور تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ پھر ان کے انتقال پر انتہائی صبر کا نمونہ پیش کیا۔ بڑے بیٹے عبدالحی جو واپڈا میں سپروائزر تھے کینسر کے موذی مرض میں مبتلا ہوئے اور لمبے عرصہ تک صاحب فراش رہے ان کا علاج بھی تندہی سے کرتے رہے۔ ایک صاحبزادی چاولوشی کے درمیان حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ ان سب صدمات کو برداشت کیا اور جبینِ صبر و رضاء پر کوئی بل نہ آنے دیا۔

سلسلہ کی مالی خدمات میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے امام وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنا اپنا شعار بنا لیا تھا۔ موصی تھے اور اپنا حصہ آمد ہر ماہ وقت پر ادا کر دیتے تھے۔ صد سالہ جوبلی کے لئے ایک خطیر رقم کا وعدہ کیا اور پھر ادائیگی کا خاص خیال رکھتے رہے۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ تحریک جدید چندہ وقفِ جدید۔ چندہ انصار اللہ کے علاوہ مقامی ضرورتوں پر بھی ہمیشہ لبیک کہتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو قائد خدام الاحمدیہ زعیم انصار اللہ۔ ناظم انصار اللہ ضلع نواب شاہ۔ صدر جماعت نواب شاہ اور امیر ضلع نواب شاہ کے عہدوں پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اپنے فرائض کو ہمیشہ کما حقہ پورا کرنے کی کوشش کی اور بڑی حد تک کامیاب رہے۔

منکسر المزاجی اور سادگی آپ کی سیرت کے نمایاں پہلو تھے جس نے ان کی شخصیت میں بڑی جاذبیت پیدا کر دی تھی۔ خاکسار سے ان کے دیرینہ و مخلصانہ تعلقات تھے اور باوجود اتنی خوبیوں کے مالک ہونے کے خاکسار کے لئے محبت اور احترام کے جذبات رکھتے تھے۔ ان کی رحلت سے جماعت احمدیہ نواب شاہ میں جو خلاء پیدا ہو گیا ہے وہ پوری جماعت کو محسوس ہو رہا ہے۔ وہ ایک نافع الناس بزرگ تھے جو اپنے پیچھے بہت سے مریضوں کو سسکتا اور بلکتا چھوڑ کر سوئے عدم سدھار گئے۔ ان کے مداح سینکڑوں مریض زبانِ حال سے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہم ایسے شفیق و ہمدرد اور ارزاں ڈاکٹر کو اس قحط الرجال کے زمانہ میں کن خلاؤں میں تلاش کریں۔ لیکن ان کی اس پکار کا جواب کون دے۔

ڈاکٹر صاحب اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ میرا چھوٹا بھائی ڈ ڈاکٹر عبدالقدیر آف قاضی احمد) مجھ سے بازی لے گیا۔ ان کے دِل میں راہ مولا میں قربان ہو جانے کی تڑپ پائی جاتی تھی جس کا اظہار بھی اکثر دوستوں سے کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو بپایہ قبول شرف عطا فرمایا اور ان کو یہ رتبۂ بلند حاصل ہو گیا۔ ے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

پتے درکار ہیں!

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیان/موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

○ محترمہ شہر بانو صاحبہ اہلیہ مکرم سید غلام مرتضیٰ صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۱۰ 35-CP.S.BH المسعود سوسائٹی کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۱۳۶: میں ENEU SYAMSUDIN S/O BASARI قوم - پیشہ - عمر ۷۰ YEAR بیعت ۱۹۳۷ء ساکن GARUT ضلع INDONESIA بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ A HOUSE WITH LAND VALUING RP.۲۰۰,۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۱۲,۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- ENEU SYAMSUDIN گواہ شد نمبر ۱ M-MUHAMMAD AFFANDI, GARUT گواہ شد نمبر ۲ LLM- INDONESIA AN FAJAR GARUT-44112 INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۳۷: DEDI.S.- NASHRULLAH S/O DADENG قوم MA'RUF پیشہ MUBALLIGH عمر 29 YEAR بیعت ۱۹۸۰ء ساکن JAKART-A- 12240- ضلع INDONESIA بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 12 مئی 1988ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (a) A BICYCLE VALUING RP. 100,000/- (b) 1/2 PART A SEWING MACHINE RP. 35.000/- (c) 1/2 PART A RADIO TAPE RECORDER RP. 23,500/- (d) 1/2 PART A T-V BLAEK & WHITE RP. 62,500/- (e) 1/2 PART FURNITURES RP. 27,000/- TOTAL RP. 248,000/- اس وقت مجھے مبلغ 114,000/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ - روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- DEDI.S. NASHRULLAH BIN DADENG MA-RUF- گواہ شد نمبر ۱- MUHAMMAD LIUS MA'ALI JAKARTA 12450, گواہ شد نمبر ۲- EMTJU KI DAR SU HADIKARSITO BIN HADI DJUNAEDI WISYYAT NO., -24073

مسل نمبر ۲۷۱۳۸: TARSIH daughter of PERWATA (W/O TIGNO) قوم - پیشہ - HOUSE WIFE عمر 45 YEAR بیعت 1954ء ساکن JAWA BARAT ضلع INDONESIA بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30 دسمبر 1986ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (a) GOLD RING 3 GRAMMERS 22 CART VALUING RP.4500/- (b) GOLD NECKLACE 8 GRAMMERS 22 CART RP.120,000/- (c) GOLD BRACELET 5 GRAMMERS 24 CART RP. 100,000/- (d) GOLD BRACELET 20 GRAMMERS 24 CART RP. 400,000/- (e) HAQ MEHR/DOWER PAID BY HUSBOND 150,000/- TOTAL RP 815,000/- اس وقت مجھے مبلغ - روپے ماہوار بصورت - مل رہے ہیں اور مبلغ - روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ- TARSIH- گواہ شد نمبر ۱- SITI ALIMAH BINTI TIGNIO JAWA BARAT INDONESIA گواہ شد نمبر ۲- TIGNO BIN SACAA WAID JAWA BARAT INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۱۴۳: MRS. ETTY KOESMIATY-S. W/O RD. ROESTANDI ANGGAWIRIA پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت 1963ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-12-1986 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۰۰ اگرام مالیتی ۱,۸۰۰,۰۰۰/- روپے (۲) PT. LILEDUG SARI میں ۱۰ حصے مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر 2.50.000/- میزان 2,100,000/- اس وقت مجھے مبلغ 100.000/- روپے ماہوار ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ- ETTY KOESMIATY.S.S انڈونیشیا- گواہ شد نمبر ۱- احمد AFFANDI وصیت نمبر 26571 - گواہ شد نمبر ۲- SPARDI BIN SAUD انڈونیشیا-

پائیوریا کورس
PYORRHEA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۵۰/-

سوجن مسوڑھ کورس
SWOLLEN GUMS COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

ہلتے دانت کورس
LOOSE TEETH COURSE
مختصر کورس
قیمت ۱۶/-

دانت خورہ کورس
CARRIES COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۴۵/-

پائیوریا پاؤڈر (منجن)
PYORRHEA POWDER
دانتوں کی صفائی کیلئے
قیمت ۸/- ۱۲/-

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیور ٹومیڈ لیس کمپنی گولبازار۔ ربوہ
فون: سیلز ۲۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفِ دوم معلمین کی انیسویں (19) کلاس

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نور اللہ مرقدہ کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق دفتر وقف جدید ۱۵ جنوری ۹۰ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے ۔ یہ کلاس اللہ نے چاہا تو تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں ۔ جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں ۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کیلئے بھجوائیں ۔ عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں ۔ البتہ صحت اچھی ہو ۔ ناظرہ قرآن مجید اور اردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو ۔ اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو ۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۳۰ دسمبر ۸۹ء تک مع کوائف نام مع ولدیت تاریخ بیعت ۔ عمر ۔ تعلیم دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی ضروری ہیں ۔ دوران تعلیم قیام و طعام کا انتظام مرکز کریگا بستر اور قرآن مجید و ضروری کتب اور لکھنے پڑھنے کا سامان اپنے ہمراہ لیتے آئیں ۔ درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں ۔

ناظم وقفِ جدید ربوہ

ضرورتِ معلّمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو دیہاتی جماعتوں میں تعلیم و تدریس اور تربیتی امور کی سرانجام دہی کے لئے معلّمین کی ضرورت ہے ۔ جو دوست خدمتِ دین کے اس کام کے لئے اپنے آپ کو آمادہ پاتے ہوں اپنی درخواستیں فوری طور پر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کے نام فوری طور پر بھجوائیں ۔ درخواست میں اپنی عمر ، تعلیمی قابلیت اور اس سے قبل کیا اور کہاں کام کیا وغیرہ امور کا ذکر فرمائیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

تبدیلی سائیکل

مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب کی سائیکل جمعہ کے روز بیت الاقصیٰ سے کسی سائیکل سے تبدیل ہو گئی ہے ۔ جس دوست کو غلطی لگی ہو وہ ادارہ الفضل کی معرفت اپنی سائیکل تبدیل کر لیں ۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے ۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر : ۱۳۱ آفس : ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

● وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے یونان کے ایک جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں اسلامی قانون ضرور نافذ کئے جائیں گے ۔ لیکن ضیاء کی شریعت پاکستان میں نافذ نہیں ہوگی ۔

● وزیر اعلیٰ نواز شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے مجھے تحریری طور پر کہا ہے کہ "ہمیں بھارت کو وولر بیراج کی تعمیر کی منظوری بھارتی انتخابات سے پہلے دینی چاہیے

● خان عبدالولی خان نے متنبہ کیا ہے کہ افغان مسئلہ حل نہ ہوا تو علاقے میں تباہی مچ جائے گی

● افغان وزیر خارجہ نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ نے میزائلوں اور راکٹوں کے تین بحری جہاز کراچی بھیج دیئے ہیں یہ اسلحہ افغان مجاہدین کو دیا جائے گا ۔ افغان وزیر خارجہ نے الزام لگایا ہے کہ چین اور ایران اعتدال پسند رویہ اختیار کر رہے ہیں ۔ لیکن پاکستان حملوں کی سرپرستی کر رہا ہے

● وفاقی وزیر مختار اعوان کے خلاف مقدمہ قتل کے تینوں گواہوں نے کہا ہے کہ پولیس نے ان پر دباؤ ڈال کر مختار اعوان کو ملوث کرنے کا بیان حاصل کیا تھا ان پر سختی کے علاوہ انکو کئی طرح کے لالچ بھی دیئے گئے تھے ۔

● اپوزیشن لیڈر غلام مصطفےٰ جتوئی نے وزیر اعظم بے نظیر کو چیلنج دیا ہے کہ وہ جلسہ عام میں حلفیہ کہیں کہ اُنہوں نے تحریک عدم اعتماد کو ناکام بنانے کیلئے کسی ایم این اے کو پیسے نہیں دیئے

غیر ملکی خبریں

● اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اتفاقِ رائے سے دس سال کی گفت و شنید کے بعد بچوں کے حقوق کے بارے میں ایک کنونشن کی منظوری دی ہے ۔ کنونشن میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ہر بچے کا نہ صرف یہ بنیادی حق ہے کہ اس کی مناسب پرورش کی جائے بلکہ اس کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو مناسب تعلیم دی جائے ، یکطرفہ نظربندی اور کام کاج کے سلسلے میں استحصال سے بچایا جائے اور گھروں میں بچوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے ۔ جنوری میں ایک خصوصی تقریب میں ممبران توثیق کے لئے دستخط کریں گے ۔ اس طرح ممبر ملک معاہدے کی شقوں کے پابند ہو کر اقوام متحدہ کے جائزہ لینے والے گروپ کو بچوں کی صورت حال سے متعلق آگاہ کیا کریں گے ۔

● جلال آباد سے قریباً بارہ میل دُور ثمر خیل کی پہاڑیوں پر فوجی اہمیت کے تین اڈوں پر کنٹرول کے لئے مجاہدین اور کابل انتظامیہ کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے ۔ مجاہدین نے کابل انتظامیہ کی طرف سے قائم کی جانے والی نئی چوکیوں سے فوجیوں کو واپس دھکیل دیا ہے ۔

● ایران کے وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ خلیج کی اہم آبی گذرگاہ کی سلامتی کی ضمانت علاقے کے ملکوں کو دینی چاہیئے ۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے ملکوں کو چاہیئے کہ کسی بیرونی طاقت کو علاقے میں مداخلت کی اجازت نہ دیں ۔ انہوں نے شط العرب کی آبی گذرگاہ پر عراق کی مکمل خود مختاری کے مطالبے کو رد کر دیا ۔ عراق کا کہنا ہے کہ جب تک ایران شط العرب کی آبی گذرگاہ پر عراق کی مکمل خود مختاری تسلیم نہیں کرتا وہ ایرانی علاقے سے اپنی فوجیں نہیں نکالے گا ۔

تریاقِ اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس ۶۰/-

نُورِ نظر
اولادِ نرینہ کے لئے تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس ۳۰۰/-

نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کیلئے مفید ترین سرمہ
قیمت فی شیشی ۵/-

اکسیرِ معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن
قیمت ۵/- ، ۱۰/- ، ۲۰/-

قندِ شفاء
نزلہ زکام کھانسی کے لئے مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی ۷/-

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون : دکان ۵۳۸ رہائش ۳۳۸